

منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بناتم و با خاتم و ہر آمدہ منشور محمدی و توریت بلا توریت باغبین متجہل و گویان صفت و سیرت مبرور محمد

منبر ۳۲ مطبوعہ ۵ اردی قعدہ ۱۳۱۰ ہجری روزِ شنبہ جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین ترویج مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب روپیہ ہدیہ منی اردو زبانم مہتمم آنی چاہئے

قبول اسلام

(دینا گپور ملک بنگالہ میں)

جناب سراج الدین احمد صاحب محمدن مشنری ساکن
دنا پور تحریر فرماتے ہیں مسٹر گرانٹ مع اپنی عورت
اور بیٹی اور تین ہندو نوکروں کے دینا گپور میں میر
ماتہ پر مسلمان ہوا۔ انکا نام آفتاب الدین احمد۔
عائشہ دین محمد۔ غلام محمد۔ اور محمد خادم رکھا گیا۔

(اجمیر میں)

جناب الہ دین صاحب اعظا جمیر سے تحریر فرماتے ہیں
کہ تاریخ ۱۹ مئی ۱۹۳۰ء مطابق ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ
روز جمعہ بوقت مغرب بعد وعظ بیرون مدار و دروازہ
نی جارج نامی نے اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام
عبدالرحمن رکھا گیا۔

لورپول کے حالات

پارلیمنٹ انگلستان میں مسلمان

مسلمان اس خبر کو بڑے شوق اور خوشی سے سنیے کہ اب
انشاء اللہ پارلیمنٹ ہی مسلمانوں سے خالی نہ ہوگا
اور عنقریب ایک مسلمان انگریز پارلیمنٹ میں شامل
ہوئیو الے ہیں لوگ جانتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں داخل
ہونے کے لئے کس قدر لیاقت علمی۔ مالی اور دنیاوی
عزت و رسوخ اور خاندانی شرافت کی ضرورت ہی
اور جب اسکے امیدوار نے اسلام قبول کیا ہی تو
ان کو کس قدر دنیاوی اعزاز حاصل ہوگا اور ایسے
آدمی کا اسلام قبول کرنا بجز اسلام کی حقانیت کے
اور کیا ہو سکتا ہی۔ عیسائی جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام
حقانیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ زور و شمشیر اور طمع و دنیا
سے اشاعت پاتا ہے اب تو ذرا شرمائیں اور اس
طرح کہنے سے باز آویں۔

عبداللہ کوٹیلیم صاحب کی فیت آف

اسلام کا فریج میں ترجمہ

میزیم تریس ویل (مداوقہ خانم) مقیم پاریس پاسے
تحت فرانس نے فیت آف اسلام کا ترجمہ زبان فریچ
مین کر رہے ہیں اور اتمام کے قریب پہونچا دیا ہے
اس ترجمہ کو ملا کر اس کتاب کا ترجمہ اب تک دس
زبانوں میں ہوا ہے۔

مہران مسلم انسٹیٹیوٹ یورپول میں اسلامی محبت

عالی جناب حاکی بے جو سرکار عثمانیہ کے طرف سے نائبر
چکا کو کو جانے ہیں۔ یورپول کے سنٹرل اسٹیشن پر
پہونچے۔ صاحب موصوف کے ہمراہ لطفی بے جو یورپول
میں سلطنت عثمانیہ کے کانسل جنرل ہیں لندن سے
آئے جناب عبداللہ کوٹیلیم صاحب نے ان سے
اسٹیشن پر ملاقات کی۔ باشندگان ترک نے
ہی ملاقات کی رخصت کرنے کی غرض سے یورپول
کے جماعت مسلمانان کے کئے ارکان فرودگاہ ویا
پر فروکش ہوئے تھے منجملہ ان کے حیدرآباد کے
سید حسین صاحب اور ثر ان سوال کے عمر ڈالی
صاحب اور کوٹیلیم بے اور جے فشر اور عمر بیرن اور
مسلم کالج کے پرنسپل ریچ جانش اور کالج مذکور
کے کئے متعلم موجود تھے۔ صاحب صدر کاراواہ نے
کہ آئندہ نومبر کے پہلے ہفتے میں بروقت مراجعت یورپول
میں چند روز قیام کریں گے۔

لکچر

۲۳ مارچ اپریل کو اتوار کے دن جناب عبداللہ کوٹیلیم
صاحب یورپول کی مسجد میں ایک لکچر دیا جس میں

بیان کیا کہ اسپین کو مسلمانوں نے کیوں فتح کیا تھا آئندہ
اتوار کو وہ ایک لکچر دیں گے جس میں بیان ہوگا کہ
وہ کس طرح اسپین سے نکالے گئے۔

سہ شنبہ کے دن ۲۵ اپریل کو تاتاریچین سے ملا
محمد امین یورپول کو آئے اور پہلی ہی کو مکہ معظمہ کی طرف
روانہ ہو جاؤ گئے۔

پادری حسن علی

جب پادری صاحب بیان رہیں اسٹریٹ اور ونگٹرو
اسکوٹر وغیرہ میں اپنا کچھ رنگ نہ جاسکے تو ٹون کلکتہ
سے باہر نکل کر قلعہ بازار میں ڈیرہ لگایا ہے اور پادری
قرآن علی ساکن آ رہے کو اپنا معاون بنایا ہے اب
دیکھئے وہاں کیا رنگ لاتے اور کسکو پہنساتے ہیں کیا
نشد و شد فقط۔

رسالہ

آج ایک رسالہ مسیحی گلدستہ سر راہی مصنفہ پادری
جے۔ اے۔ لیفرای مقیم کیمبرج مشن دہلی ہمارے پاس
پہونچا اول سے آخر تک اسکو مطالعہ کیا تو معلوم ہوا
کہ پادری صاحب نے جو رسائل مسلمانوں نے پادری
فانڈر وغیرہ کے جواب میں لکھا ہے اور کرات مرات
مختلف چہا پے خانوں میں چپ کر شایع ہو چکے ہیں
انہیں سے ایک کو ہی انہوں نے ملاحظہ نہیں فرمایا
ہے ورنہ وہی پرانی گیت ہرگز نہ گاتے اور جن مضامین
کے بار بار بیان اور رائے جا چکے ہیں ان کو معرض
بیان میں نہ لاتے مثلاً فار قلیط کے تحقیق میں آپ نے
کچھ خامہ فرسائی کی ہے حالانکہ اس بارہ میں جناب

مولوی حافظ ابو محمد عبداللہ صاحب کا رسالہ دفع الافک فی تحقیق غارت قلیط ایسا بے مثل لکھا گیا ہے کہ اب تک اسکا کسی سے جواب نہ ہو سکا اور جو جوابی ادوات کہ پادری صاحب اپنے اس رسالہ میں وار د کئے ہیں ان کے سب کے جواب اس میں پورے طور پر دئے جائیں گے اور علی ہذا القیاس بشارت مثیل موسیٰ میں آپ نے کچھ طبع آزمائی فرمائی ہے تو اسکا جواب بھی بارنا منشور محمدی میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے پھر باوجود اسکے ہی ان حضرت کا اپنیں تقاویم پارینہ کو جوڑ توڑ کر ایک رسالہ مرتب کر کے چھپوانا اپنا مبلغ علم و دانش دکھانا یا مشن کی حق گذاری ادا کرنا ہے اگرچہ یہ رسالہ بنظر وجوہ بالا اس لائق نہ تھا کہ اسکا مستقل جواب لکھا جاتا لیکن بموجب

شہیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمنان ہم نہ کروند تنگ

کے مولانا مولوی حافظ ابو محمد عبداللہ سلمہ اللہ اسکا جواب ارقام فرمائے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہی یا تو منشور محمدی کے کسی صفحہ میں چھپتا ہوا نظر آویگا یا بطور رسالہ ہی کے جلوہ گر ہوگا۔ آمین۔

امریکن اسلام مشن اور محمد الکرانڈرسل
وب صاحب

شیخ محمد الکرانڈرسل وب صاحب امریکہ میں نہایت جوش و خروش سے اسلامی وعظ کر رہے ہیں اجنا دی سن "یعنی آفتاب امریکہ کا بیان ہے کہ حال میں وب صاحب نے اپنے لکچر میں کہا کہ میں پورا پورا اسلام

واعظ ہوں۔ میرا بیان لانا فقط اس غرض سے ہوا کہ ایک اخبار اسلام پر جاری کروں اور اسلامی کتب کو طبع کر کے شہر کروں جس سے امریکہ والے حقیقت اسلام واقف ہوں اور قرآن کی اور اسلام کی تعلیم کا انتظام ہو بعد اس کے صاحب موصوف نے کثرت ازدواج کا مسئلہ چھیڑا اور کہا کہ یہی مسئلہ ہے جسکے طرف اسلام کے ذکر کے ساتھ امریکہ والوں کا ذہن منتقل نہیں ہوتا ہے امریکہ والوں نے اس مسئلہ کی کیفیت مارمنس سے سنی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جننے چاہے اتنے بی بی شادی کر سکتا ہے اور اس امر سے فی الواقع ہم کو نوبت ہوتی ہے پہلے آپ یہ جان لیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عرب کو حسبدرجی چاہے اتنے عورتیں کرتے پایا۔ آپ نے اسکو محدود کیا کہ حسب ضرورت ایک یا دو یا تین یا چہار عورت کرنا جائز ہے میں ایسا نادان نہیں کہ کثرت ازدواج ہمارے مہذب عادات میں شایع ہو سیکگی سمجھوں لیکن یہ امر ضرور معلوم کرنا چاہئے کہ خالص اسلامی ممالک میں زنا کاری ایک سخت منقو و ہی۔ حرمون کا رکھنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعلیم نہیں اور نہ عورات کو مکانون میں بند رکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے آپ کی تعلیم یہ تھی کہ عورت کو کامل سات لباس پہنانا چاہئے اس حکم کی تعمیل میں کمال افراط کر لی اسکو رسم و رواج ہند تک پہنچایا۔ ایک مشرقی شہر میں بیٹے کو ی پچاس مسلمان عورتوں کے روبرو لکھ دیا تھا میں

یورپ اور امریکہ کی عورت کی طرز زندگی اور ان کی کوچہ گردی کا ذکر تھا۔ مجھ میں اور ان عورت میں ایک چلون کا پردہ تھا اور میں ان کو دیکھ نہ سکتا تھا وہ سب کے سب انگریزی سمجھ سکتی تھیں اور انگریزی تقریر کر سکتی تھیں۔ میرے اس بیان سے وہ کیسے متعجب ہوئیں۔ مسلمان عورت بہت قلع ہیں اور اپنی مغربی بہنوں کے لئے وہی ہمدردی رکھتے ہیں جو ان کے مغربی بہنیں ان کے لئے رکھتے ہیں۔ اور جیسا ہمارے عورت کے حقوق کی حفاظت کیجاتی ہے اسی طرح ان عورت کے حقوق کی بھی حفاظت کیجاتی ہے۔

دوسرا امر یہ کہ کوی پکا مسلمان شراب نہیں پیتا۔ مسلمانوں سے جو شراب کے عادی ہیں وہ وہی لوگ ہیں جو چاروں ولایت میں رہکر انگریزی لباس اختیار کرتے ہیں۔ میرا اعتراض دین مسیحی پر یہ ہے کہ وہ مذہب اپنے رسوم میں ڈھیلے ہے اس مذہب کے پیروں کو یہ حکم ہے کہ بلا جہلت ہمیشہ عبادت میں مصروف رہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یا تو گاہے گاہے عبادت ہوتی ہے یا بالکل ہوتی ہی نہیں لیکن مسلمانوں پر نماز پنج وقتہ فرض ہے صبح میں دوپہر کو سہ پہر کو بعد غروب اور سوتے وقت پس اس صورت میں اقل مرتبہ روزانہ پانچ وقت ان کو مذہب کا دیہان آتا ہے اور ہر نماز کے ساتھ وضو اور طہارت لگی ہے جس سے طبیعت لطافت کی عادی ہے اسلامی مسائل سے ایک عمدہ مسند اخوت ہے سب آدمی ایک نظر

سے دیکھے جاتے ہیں ایک مالدار سوداگر اور ایک عمدہ خاندانی اور ایک فقیر آپس میں بھائی بھجے جاتے ہیں یہہ اخوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ وسلم سے بالکل غلام کے ساتھ تعلیم کی گئی اور میں نے کسی مسلمان کو اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ بدخواہ و بریرم نہ پایا۔

اور میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ سب مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے پورے تابع و ازیز اور نہ عیسائی حضرت مسیح کے پورے تابع و ازیز۔ جزائر فلسطین میں جو عیسائی کہ میں نے اسے زیادہ دیکھا وہی اور مذہب سے ناواقف نہ پایا تاہم وہ عیسائی کہلاتے ہیں اسلام کا قیاس ان مسلمانوں سے نہ کیا چاہئے جو بمبئی بغداد اور مصر میں کوچہ گردی کرتے ہیں بلکہ اس کا قیاس اسکے سچے تعلیم یافتہ روشن مزاج اور لائق پیروں سے کیا چاہئے یا اس کا قیاس تعلیم قرآنی سے کیا چاہئے پہلے بیبل کو پڑھو اور پھر قرآن شریف کو پڑھو اگر کوئی منصف آدمی ان ہر دو کتاب کو پڑھ کر قرآن کو بیبل سے بہتر نہ مانے تو پھر کبھی میں قرآن کا نام نہ لون۔

حضرت مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا حضرت مسیح کا بنی آدم کے لئے کفارہ ہونا اور تثلیث اگر یہ تین غلط مسئلے بیبل سے نکال دئے جائیں تو جو کچھ باقی رہے گا وہ دین اسلام رہے گا۔

اخلاقی تعلیم اسلام کی۔ بدھ کی عیسائیت کی اور سب مذاہب کی ایک ہی ہے اور تمام ملہم بالغیب برزگوار

کی تعلیم کا ایک ہی قانون تھا۔ اس تحقیق طلب امر یہ ہے کہ کون مذہب اس طرح واقع ہوا ہے جو اپنی آدمی کی بہتری کے لئے عمدہ تر ہو۔ دبیر

بقیہ لکچر محمد الکرانڈر رسل و ب صاحب بمقام حیدرآباد وکن

معلم ترین انبیائے وہ کونسی راہ بتائی ہے؟ اسلام خدا کی مشیت پر توکل۔ خدا کے عالم الغیب۔ ہر جا حاضر قادر مطلق اور باب ارادت کو نیچریت کی تاریکی سے باہر لانے کے لئے اور اس نور کی ہدایت کرنے کے لئے جو کہ جدت کی رہنمائی کرتا ہے ہر وہم آمادہ ہی۔ راہ صاف بتا دی گئی ہے جو شخص وہ راہ نہیں چلیگا وہ لامحالہ اس دنیا کے حدود سے باہر نہیں نکل سکیگا۔ قرآن شریف میں آیا ہے نحن اقرب الیہ من حل الوید وہ بے ایمانوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ وہ ہدایت کرتا ہے جسکی چاہتا ہے اسکے کیا معنی نکلے ہیں جب کہ یہ قول رسول کے ساتھ ملایا جاتا ہے من عرف نفسه فقد عرف ربه ہر سمجھ دار آدمی کے لئے اسکے معنی ظاہر ہیں۔

سائنس نے یہ دریافت کیا ہے جیسا کہ بہت سے لوگ جو سائنس مطلقاً نہیں جانتے ہیں اپنے تجربے سے سمجھتے ہیں کہ انسان جس عضو سے کام لے وہ بہت قوی ہو جاتا ہے اور اگر اس سے کام نہ لے تو وہ کمزور اور آخر کار بیکار ہو جاتا ہے اگر میں کچھ دنوں تک اپنے دلہنے ناتھ سے کام نہ لوں یا اسکو ایک ماہ تک لنگھتا رہنے دوں تو وہ خشک ہو جائیگا اور

اشیا یا نہیں جاسکیگا دماغی صلاحیتوں کا ہی یہ قاعدا ہے اگر میں اپنے قوت حافظہ سے کام لوں اور بذریعہ عادت کے اس پر پورا قابو حاصل کروں تو نہایت قوی ہو جائیگا۔ آپ علم ادب کس طرح سیکھتے ہیں یہ ایک واقعہ ثابت ہے کہ انسان کو چالیس برس کے بعد علم ادب سیکھنا مشکل ہوتا ہے اور کم سنی میں بہت آسان ہی اسکا سبب کیا ہے؟ سبب یہ ہی کہ کم سنی میں آدمی اپنے دماغی اور جسمانی قوتی کو کام میں لاتا ہے جسکے باعث اسکے فضائل درست ہوتے ہیں اور ان سے وہ قوت حاصل ہوتی ہے جسکا ضبط کرنا دشوار ہے کم سنی میں یہ سبب قوی درست ہوتے ہیں اور وہ علم دوسرے علموں کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے ہم لوگوں کی پہلی یا بری کوئی عادت ہو جاتی ہے اور بیشتر وہ سب اسقدر قوی ہو جاتے ہیں کہ ان کو ضبط کرنا دشوار ہوتا ہے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کہ شراب یا تمباکو کے پابند ہیں وہ اپنے کو ان چیزوں کے استعمال سے روک نہیں سکتے وہ ان عادتوں کے بعض پابند معلوم ہوتے ہیں جب کہ کوئی کم عمر و سکی یا تمباکو شروع کرتا ہی تو اسکو ترک کر دینا بہت آسان معلوم ہوتا ہے مگر وہ جب کہ برسوں تک استعمال کر چکا تو وہ ایک دوسری چیز ہو جاتی ہے بعض حکماء یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف جسمانی حالت ہے مگر مجھ کو پورا یقین ہے کہ دماغی حالت یہی اکثر ایسی ہی ہوتی ہے بہت سی عادتیں جو کہ انسان کو نقصان پہنچاتے ہیں

قسم کے ہیں جس شخص نے بڑی عادت کو ترک کرنے کی کوشش کی ہے اسکو اپنی قوت حاسہ کو سوچنے دیجئے۔ دیکھئے کہ نتیجہ کیا ہوتا ہے جب روح نکلتی ہے تو جسم میں قوت حاسہ نہیں رہتی ہے بہت ظاہر ہے کہ قوت حاسہ پیدا نہیں ہوتی ہے جب ایک روح جسم میں موجود رہتی ہے تو قوت حاسہ اس میں واقعی رہتی ہے بلکہ آپ زندہ آدمی کے جسم پر دھکتا ہوا گولٹا رکھ دیجئے اس کو بہت تکلیف ہوگی مگر لاش کو کوٹے سے چھپا دیجئے کچھ تکلیف کی حس اس سے ظاہر نہیں ہوگی۔ روح سمجھتی ہے اور حس کر سکتی ہے جسم کو یہ قابلیت نہیں جسم بے روح نہ تو شراب کی خواہش کرنا اور نہ تمباکو کی۔ جبکہ جسم مرجاتا ہے تو کیا خواہش ہی جاتی رہتی ہے؟ نہیں بشرطیکہ روح کو قتل نہ ہو۔ اور مجہد کو پورا وثوق ہے کہ ایسا ہی ہے فرض کیجئے کہ یہ خواہش روح کو بعد ممات ہی باقی رہے اب تو اسکو جسم نہ جس کے ذریعہ سے ان خواہشوں کو پوری کر سکے کیا ایسی حالت میں اسکی مصیبت سو گونہ نہ ہو جائیگی؟ یہ صرف ایک فرضی حالت ہی اسکو کوئی بیجا دعویٰ نہیں سمجھنا چاہئے میں نے اسکو صرف سمجھنے والوں کے غور کرنے کے لئے بڑایا ہے میری غرض عقلی دلیلوں سے اس امر کا ثابت کرنا ہے کہ ہمارے وجود میں بہت سے ایسے پوشیدہ اجزاء ہیں جن کو قوت نامیہ حاصل ہے جیسا کہ ہمارے جسمانی اعضا کو یہ صلاحیت ہے بشرطیکہ یہ صحیح ہے تو انسان خیال کر سکتا ہے کہ اگر وہ دماغی قوی کی ترقی چاہے تو اسفل یا قوامی حیوانی سے اعلیٰ یا قوامی

روحانی تک کیا کچھ نہیں عروج حاصل کر سکتا ہی۔ محبت برادرانہ کامل صفائی جسمانی و دماغی عبادت، خداوند تعالیٰ سے یقیناً ہمارے فطرت کے عالی قوی کی یہاں تک ترقی ہوتی ہے کہ وہ ہمارے وجود کے پورے حکمران ہو جاتے ہیں۔

اپنے خیال میں میں نے بقدر کافی بیان کیا ہے کہ انکسہ بند کر کے غلاموں کے طرح مذہب کے ظاہری قانون کی پیروی کرنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ مقصود دل سے ہے۔ علم کا عالی عروج حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ انسان اپنے دین کے مقصد اقصیٰ کو شوق و ذوق سے سوچے اگر انسان خدا کی ہدایتوں کی پیروی نہیں کرے گا وہ عالی صلاحیتیں جو کہ اس میں موجود ہیں ان سے منہ پھیر لیگا اور اپنی فطرت کے اجزاء اسفل کی کیفیت کرے گا تو روحانی اور اعلیٰ ترقی کے عوض ہاسکو جسمانی اور اسفل کے جانب تنزلی ہوگی اور وہ انہیں لوگوں میں ہوگا جن کے لئے قرآن شریف میں یوں آیا ہے ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوہم عذاب عظیم۔ مثلہم کمثل الذی استنقذنا را فلما اضاءت ما حولہ ذهب اللہ بنورہم و ترکہم فی ظلمت لا یبصرون۔

مجہد سے متواتر یہ سوال پوچھا گیا ہے ”تم امریکہ میں اسلام کو نوکر جاری کر سکو گے؟“ شاید تصور کیا گیا ہی کہ اس کام سے مجہد کو تعلق ہے خدا کو کچھ تعلق نہیں بعض لوگوں نے اپنا شبہ ظاہر کیا ہے کہ میرے ملک میں اسلامی مشن کو کامیابی نہیں ہوگی۔ وہ

اپنے مذہب کو چا سچہ سکین یا عیسائی قوم کے سامنے
دم مار سکین۔ آخر ش جنڈیالہ کے مسلمانوں نے مباحثہ
کے لئے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نامزد
کیا اور مندرجہ ذیل شرائط پر مباحثہ قرار دیا گیا۔
ہفتہ اول یعنی ۲۲ مئی سے ۲۷ مئی تک کی روداد
مناظرہ ہی ہمارے پاس پہنچ چکی ہے جس ہم آئندہ
کسی نمبر میں شائع کریں گے۔

شرائط مباحثہ

اول مباحثہ امر تشرین مستند ہوگا۔

دوم۔ ہر دو جانب سے پچاس پچاس اشخاص موجود ہوں گے
حاضرین بذریعہ ٹکٹ کے محفل میں داخل کئے جائیں گے۔

چنانچہ پچاس ٹکٹ مرزا غلام احمد کے طرف سے ڈاکٹر ہنری
مارٹین کلاک صاحب کو مسیحی صاحبان کے لئے ملیں گے
اور پچاس ٹکٹ صاحب موصوف کے طرف سے مرزا

غلام احمد صاحب کو صاحبان اہل اسلام کے لئے دئے
جائیں گے۔ اور بوقت داخلہ محمدی صاحبان کے

ٹکٹ کو مسیحی جمع کریگا اور مسیحی صاحبان کے محمدی۔

سوم۔ محمدی صاحبان کے طرف سے مرزا غلام احمد
صاحب قادیانی اور مسیحیوں کے طرف سے ڈاکٹر ہنری

آٹھم خان صاحب امر تشری مباحثہ کے لئے پیش ہوں گے
چہارم۔ ماسوا ان ہر دو صاحبوں کے کسی اور کو

کلام کرنے کی اجازت ہوگی۔ یہ اپنے لئے تین تین
مددگار منتخب کر سکتے ہیں لیکن یہ مددگار مباحثہ

میں دخل دینے کے ہرگز مجاز ہوں گے۔
پنجم۔ ہر دو جانب سے تقریر کی ٹہیک ٹہیک تحریر کی جائے گی

یہ کہتے ہیں کہ وہ ان کے باشند بہت ترقی کر رہے ہیں
ان کی دماغی صلاحیت بہت کچھ عروج پا چکی ہے لامحالہ
وہ اسلام کو نہیں قبول کریں گے اسکے پابند نہیں
ہوں گے اصول اسلام نہیں جاننے کے باعث یہ شبہ
پیدا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسلام کی
خوبیاں معقول طور پر دکھائی جائیں تو امریکہ کے
بائندے اسکو ضرور قبول کر لیں گے۔ میرے پاس اسکی
دلیل ہی ہے کہ وہ لوگ برسراوج اور ذی وقوف
ہیں یہ خیال کہ اسلام ایک وہ مذہب ہے جس کو
صرف نادان بیوقوف اور کم ترقی کردہ لوگوں
نے اختیار کیا ہے محض غلط ہے یہ ایک دین برحق
ہے صرف عقل اسکو تسلیم نہیں کرتی ہے بلکہ وہ علی
اور بہتر حالتوں کی روحانی خواہشوں کی تشفی
کرتا ہے۔ باقی آئندہ۔

امر تشرین مسلمانوں اور عیسائیوں کا مناظرہ

پادری ڈاکٹر مارٹین کلاک صاحب نے جنڈیالہ کے
مسلمانوں کو مباحثہ کے لئے بلایا اور یہ خواہش ظاہر

کی کہ وہ علماء اسلام کے ساتھ ایک جنگ مقدس
کے لئے تیاری کر رہے ہیں انہوں نے اپنے خط میں

یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ جنگ ایک پورے پورے
فیصلہ کے غرض سے کیا جائیگا اور یہ ہی دہکی دی

ہے کہ اگر علماء اسلام نے اس جنگ سے منحہ پھیر لیا
یا شکست فاش کہانی تو آئندہ ادکھا استحقاق نہیں

ہوگا کہ مسیحی علماء کے مقابلہ پر کھڑے ہو سکین یا

زیادہ وقت خرچ نہو۔

ناکہ شایع ہو۔

ششم۔ جانبین میں سے کوئی شخص متواتر ایک گھنٹہ سے زیادہ نہ بولیگا۔

ہفتم۔ انتظامی معاملات میں میر مجلس صاحبان کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

ہشتم۔ آغاز مباحثہ سے پیشتر جانبین سے دو میر مجلس مقرر کیے جائیں گے۔

نہم۔ مکان مباحثہ ڈاکٹر ہنری مارٹین کلاک صاحب تجویز فرمائیں گے۔

دہم۔ وقت مباحثہ صبح ۶ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوگا۔

یازدہم۔ مباحثہ دو اوقات پر تقسیم کیا جائیگا۔

اول عرصہ کی میعاد بشرط ضرورت چہرہ روز کی ہوگی

یعنی مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۳۰۷ء روز دوشنبہ سے

۲۴ مئی سہرے کے روز تک۔ اس عرصے میں مرزا صاحب کو اس امر کے پیش کر نیکی اجازت ہوگی جس کے بارے

میں انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو اپنی چھٹی مورخہ ۲۴ اپریل ۱۸۹۳ء میں مفصل طور پر یون تحریر فرمایا کہ

”مقابلہ صرف اس بات میں ہو کہ روحانی زندگی اور آسمانی قبولیت اور روشن ضمیری کس مذہب میں ہے اور میں اور میرا مقابل اپنی اپنی کتاب

کی تاثیر میں اپنے اپنے نفس میں ثابت کرے۔“

وہ آزدہم امر مذکورہ بالا سے پیشتر الوہیت صبح کی نسبت مباحثہ کیا جائیگا اور بعد ان ہر دو امو

کے مرزا صاحب کو اختیار ہوگا کہ اگر اور کوئی سوا

پیش کرنا چاہیں تو کریں بشرطیکہ میعاد مقررہ سے

سینزدہم۔ مباحثہ کی دوسرے حصے کی میعاد بھی بشرط

ضرورت چہرہ روز کی ہوگی یعنی ۲۹ مئی سے ۳۱ جون

تک۔ اور اس عرصہ میں ڈپٹی عبداللہ آتھم خان

صاحب کو اجازت ہوگی کہ مندرجہ ذیل سوالات

محمدی مذہب پر کریں۔

(۱) رحم بلامباو کہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ (۲) جبر و قدر

(۳) ایمان بالجبر۔ (۴) قرآن مجید کیونکر کلام اللہ

(۵) محمد صاحب کے بنی ہونے کے کیا ثبوت ہیں۔

اور نیز ان کو اختیار ہوگا کہ اگر کوئی اور سوال کرنا

چاہیں تو بیشک کریں بشرطیکہ میعاد مقررہ سے زیادہ

وقت صرف نہو۔

چہار دہم۔ واحد کے ٹکٹ ۵ مئی تک جاری کئے جائیں

جو مقرر شدہ نمونہ کے ہوں گے۔

پانزدہم محمد یون اور مرزا غلام احمد صاحب کے طرف سے

مندرجہ بالا قواعد تسلیم کئے جاتے ہیں اور یہی اقرار

کیا جاتا ہے کہ یہ نقل صحیح ہے اور اس امر کی تصدیق

ہم اپنا دستخط ہی کر دیتے ہیں اور اگر طرفین میں سے کوئی

ان شرائط کے خلاف کچھ کرے تو یہ عہد شکنی خلاف رزائی

کرنے والوں کے لئے بمنزلہ شکست کے منظور ہوگی۔

شانزدہم۔ جو تحریرات مباحثہ میں کی جائیں ان پر

میر مجلس صاحبان اور تقویر کنندوں کے دستخط

ہوں گے تاکہ ان کی اصلیت میں شک نہ رہے۔

وید کی تعلیم کا فوٹو گراف

عرصہ ہوا کہ جناب مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز

...

ڈسکوی منشی فاضل مدرس ڈسٹرکٹ سیالکوٹ نے اپنی کتاب ”تکذیب و تہذیب“ سے خلاصہ کر کے مندرجہ ذیل مضمون ارسال کیا تھا جس میں قرآن مجید اور وید کی تعلیم کا مقابلہ کیا گیا۔ اگرچہ تکذیب و تہذیب کے موضوعات اس کے ضمیمہ کی نوبت نہ آئی مگر اب طبع کیا جاتا ہے۔ صاحبان انصاف ضرور غور فرما دیں۔

وید کی تعلیم کا فوٹو گراف

وید اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ

قرآن شریف

۱۔ خدانے سب ارواح اپنے دست قدرت سے بنائیں اور بنانے کا اسکو علم کامل حاصل ہے۔ اور لا انتہا اور لا بنائے پر قادر ہے۔

۲۔ خدانے ذرہ ذرہ اپنے دست قدرت سے بنایا۔ کوی ذرہ اسکی ربوبیت سے باہر نہیں۔ ذرہ ذرہ کا وہ رب اور پرورش کرنے والا ہے۔ کوی ذرہ صفت قدامت و وجوب میں شریک اسکا نہیں۔ اور لا انتہا ورات کے بنانے کا اسکو علم ہے۔ اور چونکہ مادہ کی تخلیق کا اسکو خود پورا پورا علم ہے۔ اور خدا کا علم کامل عمل کی حد تک پہنچ گیا ہوا ہے۔ اسلئے واجب الوجود مادہ کا محتاج نہیں۔

۳۔ خدا ہماری طرح مواد و اسباب کا مطلقاً محتاج نہیں۔ وہ مدد اور بے نیاز ہے۔

۴۔ خدا ارواح کے پیدا کرنے پر قادر اور ان کے پیدا کرنے کا اسکو علم کامل ہے۔

۵۔ خدا کا کام نہ صرف جوڑنا جاڑنا اجسام و اشیا کا ہے۔ بلکہ پیدا کرنا ہی ہے۔

۶۔ نہ پیدا ہونا کسی شی کا رہی بغیر ایجاد و موجد حقیقی

وید مقدس

۱۔ خدانے نہ کبھی کوی روح بنائی۔ نہ کسی کو بنائے دیکھا۔ نہ بنانے کا اسکو علم ہے۔ نہ بنانے پر قادر ہے۔

۲۔ خدانے کبھی کوی ذرہ (پرمانو) بنایا۔ نہ بنا سکتا ہے۔ نہ بنانے کا اسکو علم ہے۔ نہ کوی شی بے موجودگی مادہ محض اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے بنا سکتا ہے۔ مان واجب بالذات مادہ جو صفت قدامت و وجوب میں اس کے ہمسر و شریک ہی۔ اور پیدا کرنے والے سے بکلی بے نیاز ہے اور اتفاقی اس کے تصرف میں آگیا ہے اس کے ذریعہ سے اسکی خدائی کا دہندہ پل رہا ہے۔

۳۔ خدا کی خدائی بے مواد و اسباب وغیرہ پر گز نہیں چل سکتی۔ وہ ذرہ ذرہ کا محتاج ہے۔

۴۔ خدا ارواح کے پیدا کرنے سے عاجز اور ان کے پیدا کرنے کے علم سے جاہل اور بے خبر ہے۔

۵۔ خدا کا کام صرف جوڑنے جاڑنے تک محدود ہے۔ پیدا کرنے کا اسکو علم نہیں۔

۶۔ پیدا ہونا اشیا کا خود بخود بغیر ایجاد و پرورش کے

کے ہو سکتا ہے۔ پرتالیف اجسام بدون پریشہر کے محال ہے۔ پیدا کرنا کچھ بڑی بات نہیں۔ اور نہ پیدا کرنے کے لئے خدا کی ضرورت ہی۔ بلکہ جوڑ جاڑ کر اشیا کا بنانا بہت بڑا کام ہے۔ جسکے لئے پریشہر کی سخت ضرورت ہے۔

۸۔ خدا کسی شئی کی خاصیت پلٹنے پر قادر نہیں۔ نہ اسنے کوئی خاصیت کسی شئی میں اپنے طرف سے ڈالی۔ ۹۔ دنیا خدا کی طرح خود بخود اور قدیم اور واجب بالذات ہے۔

(خدا) کے ہو سکتا ہے نہ جوڑتا جاڑتا ہے۔ ۷۔ جوڑنا جاڑنا تو کچھ ہی پیدا کرنے کے آگے کام نہیں جسکے لئے خدا کی ضرورت ہو، پیدا کرنے کے لئے خدا کی سخت ضرورت ہے۔

۸۔ سب خواص اسی نے ڈالے ہیں اور ہر شئی کی خاصیت پلٹنے پر قادر ہے۔

۹۔ دنیا خدا کی طرح خود بخود اور قدیم اور واجب بالذات نہیں۔ بلکہ ہر شئی دنیا کی خدا کی پیدا کی ہوئی۔ اور اس موجد حقیقی واجب الوجود کے وجود سے متاخر اور پیچھے ہے۔

۱۰۔ دنیا اپنے وجود سے آپ قائم نہیں ہے بلکہ ذرہ ذرہ کا وجود و بقا خدا کے سہارے سے ہے۔ ۱۱۔ ہماری جانوں اور مادہ اجسام کا بے شبہ ایک پیدا کنندہ اور رب ہے۔

۱۲۔ خدا کا قانون قدرت ہماری عقل و فہم کے حصر و احاطہ سے باہر ہے اور انسان کی عقل نارسا خدا غیر محدود کا ازلی ابدی قانون منضبط نہیں کر سکتی ۱۳۔ خدا ہر طرح تصرف کر سکتا ہے اسکے دونوں ہاتھ محو اثبات کے لئے ہمیشہ کو کھلے ہیں۔

۱۴۔ خدای غیر محدود کو اپنے بندہ کی غیر محدود و محبت و عشق کے مکافات میں ابدی اور غیر محدود جزا دے سکتا ہے۔ اور دیتا ہے۔ محض خرید و فروخت کا معاملہ سمجھنا ہے گویا وہ ضعیف البیان انسان کی محنت کا قدر کرنے والا اور کمال و فاداری سے پیش آنی والا ہے۔

۱۰۔ دنیا کا ذرہ ذرہ خدا کے سہارے سے نہیں بلکہ اپنے وجود سے آپ قائم ہے۔

۱۱۔ ہماری جانوں اور مادہ اجسام کا کوئی رب اور خالق (پیدا کرنے والا) نہیں۔

۱۲۔ خدا کا قانون قدرت وہی ہے جو ہمارے پیش نظر اور عقل و فہم کے مطابق ہے اور انسان نے اس پر احاطہ اور اسے منضبط کر لیا ہے۔

۱۳۔ قانون قدرت جو ہماری نظریں مشاہد و معاین ہے خدا اس میں تصرف کسی طرح نہیں کر سکتا۔ باوجودیکہ اسی کا بنایا ہوا ہے۔

۱۴۔ خدای غیر محدود اپنے بندہ کی غیر محدود و محبت و عشق کے عوض ہرگز غیر محدود جزا نہیں دے سکتا۔ بندہ کے اعمال و عشق و عرفان محض خرید و فروخت کا معاملہ سمجھنا ہے گویا وہ ضعیف البیان انسان کی محنت کا قدر کرنے والا نہیں۔ اور عاشق صادق

اور عارف کامل کی عشق و محبت غیر محدود کے عو من تحت
یہ وفائی سے پیش آئیوالا ہے۔

۱۵۔ اسی طرح وہ خدای غیر محدود اپنے بندہ کی غیر محدود
نفرت و کفر کے باعث غیر محدود و سزا ہی نہیں دے سکتا۔

۱۵۔ اس خدای غیر محدود سے جو شخص غیر محدود نفرت
و کفر اختیار کر لگا وہ غیر محدود و سزا ابدی حرامان کے
مستوجب ہوگا۔

۱۶۔ یہ عجیب و غریب سلسلہ کائنات کا ترتیب غریب
و انتظام نادر۔ خدانے مصلحتاً۔ اپنے ارادہ و حکمت
خاص سے مسلسل کیا ہے اور خود ایک حکیمانہ ترتیب سے
مرتب کیا ہے۔ تاکہ اسکی کمال قدرت اور کامل حکمت
پر وال ہو۔ نہ کہ کسی خارجی باعث نے یہ سلسلہ بے
اسکے ارادہ کے پیدا کر دیا ہے۔

۱۶۔ اس دنیا کا عجیب و غریب با ترتیب سلسلہ حیوانات
اور باہمی ربط و انتظام خدانے اپنے ارادہ و قدرت
کامل و حکمت بالغہ سے نہیں بنایا۔ نہ اسکے بنانے میں اسکے
ارادہ کو دخل ہے بلکہ مخلوقات خود ہی اس سلسلہ نادر
کے پیدا ہونے کے باعث ہو گئی ہے۔ اور گناہ گاروں
کے گناہوں نے یہ عجیب و غریب سلسلہ حسین لاکھوں
منافع و حکمتیں بھری ہیں پیدا کر دیا ہے۔

۱۷۔ دنیا میں جو دکھ سکھ ہے۔ اس محبوب حقیقی کی مرضی
دارادہ ہے۔ دکھ اسلئے کہ مبر کر کے اجر غیر ممنون کے مستحق ہوں
سکھ اسلئے کہ شکر کر کے ثواب غیر محدود حاصل کریں۔ اور عازفا
حقیقی اور عاشقان تحقیقی دکھ اور تکلیف اور مصائب کو سکھ
اور راحت کی نسبت بڑی نعمت سمجھتے ہیں کیونکہ وہ محبوب
حقیقی اپنے وفادار بندوں کی وفاداری اور ثابت قدمی
جانچنے کے لئے خالص بندوں اور سچے جاننازوں کو معینوں
میں مبتلا کر کے ان کے صدق اثبات کو جانچنا اور عشق و محبت
کا امتحان کر کے مراتب اعلیٰ اور مدارج اقصیٰ عطا فرمایا اور
اپنے ابدی وصل کی نعمت سے لذت بخشا ہے۔ وہ عاشق
صادق مصائب و ابتلاؤں کو اپنے دوست کی یاد گیری
اور موجب رضا بھگتا اور اسکے خارا دیت کو اپنے حق پر
پھول خیال کرتا اور مصیبت کو نعمت جانتا ہے۔ اور پر ظاہر

۱۷۔ دنیا میں جو دکھ سکھ ہے نہ اس محبوب حقیقی کے
ارادہ و مرضی سے بلکہ اپنے ہی اعمال کے سبب سے ہر
پس صبر و شکر کیسا؟ فافہم۔

ہے کہ اسی مصیبت پر انسان صبر کر سکتا اور صبر کرنے کا کافی
مرتب ہو سکتا ہی جو محبوب کے ارادہ و رضا و امتحان صبر
و فاکر غرض سے ہوا اور اسی نعمت پر شکر کر سکتا اور شکر
کا فائدہ مرتب ہی کہ اسنے بے استحقاق سابقہ محض اپنے
فضل و کرم سے عطا فرمائی ہو۔ ورنہ سوا علیہنا اجر نعمنا
اُم صبرنا فالنما من محیی۔ و نعم ما قیل سے خوشنود
شوریدگان غمش پڑا اگر ریش بنید و گمر ہمیش عاشق
صاوق بختا برنگرد۔ اور ویدنے تو عرفان حقیقی اور
عشق الہی اور ربطا رب و عباد و تعلق محب و محبوب
کی کوئی بات باقی نہیں رہی وہ تو سراسر بے ثمر ہے۔

باقی آئندہ

قرآن مجید بطرز جدید سبوعہ قرائت

الحمد للہ کہ بندہ مدت سے اس قرآن مجید سبوعہ قرائت کی نگہ
اور طبع کی فکر میں تھا اور یہ گمان تھا کہ یہ قرآن شریف باہم
نگرانی قاری عبد العظیم صاحب ابن حضرت مخدومی مکرئی
جناب حاجی مولوی مولانا قاری عبدالرحمن صاحب محدث
پانی پتی جو فی زمانہ تمام فنون میں خصوصاً فن قرائت
میں مقبول جہان ہیں طبع کرایا جاوے تاکہ اہل اسلام میں
شریف سے ماہر اور واقف ہو کر ہر باب ہون چنانچہ
خوش وقتی ایام نے جب اسباب سکے سونہ نگرانی قاری صاحب
کے چھپا کرے تو نہایت محنت اور تصحیح سے اس کے چھپوانے کا
نقص کیا تو اب عنایت الہی سے یہ قرآن مجید سبوعہ قرائت
کہ جس کا نام ہی سنا کرتے تھے نہایت عمدہ اور خوشخط اور ولا
کافہ پر سب سے ترتیب جمع الجمع یعنی سب سے طریقہ روایت کرنے سا
طبع بحر الاسلام واقع معسکر بنگالہ میں اہتمام سے محمد شریف کی چھپا

قاریوں کے اکٹھا جو کہ اس کے حاشیہ پر محبت ہے اور لازم
اور ضروری اس قرآن سہمی ساتھ اچھی تصحیح کے زیر طبع ہی
لہذا جس صاحب کو اس فن شریف سے عزت اخروی حاصل
کرنا مقصود ہو تو یہ قرآن شریف کہ جس کے دو سیپا طبع ہو
ہیں اور فی سیپارہ قیمت ۸ روپے قرار پائی ہی علاوہ محمولہ
پانی پت ضلع کرنال محلہ انصار سے بنام شہر ہذا کے خاں
کر کے سیپارہ مطبوعہ بذریعہ قیمت طلب پارسل کے مگالین
اور پھر حسب خواہش مسلسل روانہ ہوتا رہے گا اور جو صاحب
ابتداء سے برابر تمام سیپا قرآن کے خرید فرماویں گے آخر قرآن
میں ان کو دو روپیہ کی تحفیت کیجا دیگی اور بغیر بایش بعض
احباب کے ترجمہ حضرت مولوی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب
محدث دہلوی مرحوم و مدفوع کا ہی میں السطور درج کرادیا ہی
البتہ یہ قرآن شریف یادگار زمانہ ہی آج تک ہندوستان میں
کبھی نہیں چھپا و اللہ اعلم۔ المشہر ابو الحسن پانی پتی۔

طبع بحر الاسلام واقع معسکر بنگالہ میں اہتمام سے محمد شریف کی چھپا